(قسط ۳۹) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۹-۱۹۷۸ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوق مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں ..... (مرتب)

کراچی کے دینی علمی اداروں کا طوفانی دورہ

۲۹ رجنوری: مدرسہ مخزن العلوم بنارس کالونی کراچی کے جلسہ دستاربندی میں شرکت کی اور حضرت الامیر مولانا درخواستی صاحب مدظلہ کی آمد تک گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ سیرت طیبہ کے علمی اور عرفانی پہلوؤں پر خطاب کیا یہ مدرسہ مولانا مظفرالدین صاحب چلاتے ہیں جو دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم رہے ہیں۔

۳۰ رجنوری: کراچی کے مضافاتی علاقہ سہراب گوٹھ کے مکینوں کی پرزور خواہش پر بعد از عشاء وہاں کے جلسۂ استقبالیہ میں شرکت کی اور مسجد اکاخیل میں حاضرین سے خطاب کیا یہاں افغانی اور قبائلی حضرات کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔بعض اختلافی مسائل کی وجہ سے ان لوگوں میں اختلافات پیدا ہورہے تھے احقر نے انہیں بھی ختم کرنے کی سعی کی۔

یکم رفروری: لانڈھی معین آباد میں جامعہ عثمانیہ مولانا اقبال اللہ صاحب ہزاروی فاضل حقانیہ اور ان کے مخلص رفقاء کیساتھ مساعی دینیہ سے مصروف خدمت ہے۔مولانا موصوف کی دعوت پر وہاں جانا ہوا۔

زیر تعلیم طلباء نے دینی استعداد وصلاحیت کا بہترین مظاہرہ کیا بعد میں احقر نے فضیلت علم پر تقریر کی۔

مولانا عبدالرحمٰن رحمانی حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی، حضرت مولانا سلیم اللہ خان فاروقی کے مدارس میں استقبالیہ تقاریب میں شرکت

۲رفروری.....مولانا عبدالرحمان رحمانی صاحب مہتمم وبانی مدرسہ رحمانیہ کی دعوت پر لی مارکیٹ کی جامع مسجد رحمانیہ میں جمعہ کا خطبہ دیا اور گھنٹہ سوا گھنٹہ خطاب ہوا نماز جمعہ کے بعد مدرسہ کا معائنہ بھی کیا اور مولانا رحمانی صاحب کی طرف سے دے گئے پرتکلف ظہرانہ میں شرکت کی۔

۳رفروری: کراچی کا خالقدینا ہال جنگ آزادی میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر وغیرہ کے مجاہدانہ بیانات اور مقدمہ کراچی کی وجہ سے شہرت دوام حاصل کر چکا ہے، اس تاریخی ہال میں پاکستان سنی کونسل کے زیر اہتمام ان دنوں ہر روز محافل سیرت منعقد ہورہی تھیں، احقر سنی کونسل کی دعوت پر آج رات خالقدینا ہال کے اس اجتماع کے مہمان خصوصی اور صدر مجلس تھے، مجھ سے قبل مولانا خان محمد ربانی اور پھر جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب لاہور کی مبسوط تقریر ہوئی۔ میں نے اختتامی خطاب میں سیرت طیبہ کی جامعیت اور ہمہ گیری پر مختصر روشنی ڈالی۔

۶رفروری: جامعہ حمادیہ ڈرگ کالونی کراچی میں ایک اہم دینی مدرسہ ہے اس کے متدین مہتمم حضرت مولانا حماد اللہ صاحب قدس سرہ ہالیجی شریف سے ان کا تعلق ہے اور جامعہ بھی انہیں کے نام نامی سے معنون ہے۔ آج جامعہ کیطرف سے احقر کو استقبالیہ دعوت دی گئی تھی۔ نماز ظہر کے بعد جامعہ کے مسجد کے وسیع ہال میں جامعہ کے اساتذہ طلباء اور عام مسلمانوں کے مجمع میں فضیلت علم اور علمی اور عملی ذمہ داریوں پر طلبہ سے خطاب ہوا۔ طلباء کی معقول تعداد یہاں زیر تعلیم ہے۔

۷رفروری: ڈرگ کالونی ہی میں کراچی کا ایک وقیع علمی مرکز جامعہ فاروقیہ کی شکل میں آباد ہے جو علمی معیار اور طلباء کی محنت ولگن اور کثرت کے لحاظ سے بڑی تیزی سے شہرت پا رہا ہے یہاں کے مہتمم حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب فاروقی فاضل دیوبند حضرت شیخ الحدیث مدظلہ (والد ماجد) کے بھی قریبی مخصوص تلامذہ میں سے ہیں، مدرسہ اپنی دینی حمیت قومی وملی مسائل میں شغف اور اس کے مہتمم کی دینی حمیت وتصلب اور سیاسی علمی وسماجی سرگرمیوں میں انہماک کی وجہ سے ممتاز مقام پاچکا ہے مدرسہ میں طلباء کے غیور اور جسور تنظیم حزب اللہ سواد اعظم کے نام سے قائم ہے۔ جامعہ اور پھر اس تنظیم کی طرف سے آج یہاں احقر کو دعوت استقبالیہ دی گئی۔ نماز ظہر کے بعد اہل علم طلباء علوم نبوت اور نئے دور کے تقاضے اور ذمہ داریوں پر میں نے تقریر کی۔ شاندار مسجد کا وسیع ہال علماء وطلباء سے بھرا ہوا تھا۔ حزب اللہ کے منتظمین کے علاوہ

حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

مولانا عبدالقدیم حقانی، مولانا قاری فضل ربی ندوی جامع مسجد الصدیق اور جامع مسجد حنفیہ کے پروگراموں میں شرکت:

۸ فروری: نماز جمعہ میں نے ڈیفنس سوسائٹی کی نئی شاندار تعمیر شدہ مسجد جامعۃ الصدیق میں پڑھائی۔ یہ مسجد ابوظہبی والوں کے تعاون سے حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے پڑھے لکھے سرکردہ حضرات کا مجمع تھا۔ احقر نے سیرت طیبہ کے بعض گوشوں پر روشنی ڈالی۔ یہ پروگرام جناب شیخ رشید احمد صاحب پاکستان چمن فیکٹری کی دعوت پر ہوا۔

۹ فروری: بعد از نماز عشاء صابری مسجد کوئلہ گودام بہار کالونی میں مولانا عبدالقدیم صاحب فاضل حقانیہ کی دعوت پر خطاب ہوا۔

۱۰ فروری: انجمن تعلیم القرآن کراچی کے زیر اہتمام جامع مسجد حنفیہ میر کالونی میں حفظ قرآن کے جلسۂ تقسیم اسناد و دستار بندی تھا جسمیں قرآن کریم کی اہمیت اور فضیلت پر اجتماع میں خطاب کیا۔

۱۸ فروری: آج مولانا قاری فضل ربی ندوی کی دعوت پر ان کے ممتاز اشاعتی ادارہ مجلس نشریات وتحقیقات اسلام کا معائنہ کیا اور ان کے ظہرانہ میں شرکت کی مجلس نشریات، پاکستان میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی تصانیف ومطبوعات کی اشاعت کا بہترین کام کررہا ہے۔

۱۹۷۹ء کی ڈائری

کراچی میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عیادت کیلئے قومی زعماء وعلماء کی آمد

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء سے آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں اب تک ان کی آنکھوں کا مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ دونوں آنکھوں کا آپریشن ہوچکا ہے مگر شوگر کی وجہ سے اندرونی حصوں میں زخم صاف نہیں ہورہا۔ ڈاکٹر ٹی۔ ایچ کرمانی صاحب اور دیگر معالجین قلب وچشم پوری عقیدت ومحبت سے علاج فرمارہے تھے جناح ہسپتال کراچی میں علاج کے دوران وفاقی وزیر صحت جناب محترم صبیح صادق کھوسا اپنے ماتحت سٹاف اور ذمہ دار حضرات کے ساتھ حضرت کی عیادت کیلئے ہسپتال آئے اور دیر تک علاج معالجہ کے حالات پر ڈاکٹروں سے تبادلۂ خیال کیا قائد قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے بھی حضرت کی عیادت کی اسلامی مشاورتی کونسل کے ارکان علامہ شمس الحق افغانی، مولانا مفتی سیاح الدین کاکاخیل مولانا محمد تقی عثمانی، حضرت علامہ محمد ادریس میرٹھی اور ان کے

علاوہ ہر طبقۂ فکر کے علماء وزعماء طلباء واہل علم وفضل کا تانتا ہسپتال میں بندھا رہتا ہے۔ صحافی حضرات بھی بڑے تعداد میں آئے جس میں روزنامہ جنگ کے میر خلیل الرحمٰن کے فرزند میر شکیل الرحمٰن بڑی عقیدت سے مسلسل آتے رہے۔ حضرت سے متاثر ہو کر بعض گھریلو امور میں مولانا محمد یوسف بنوری اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی سے رجوع کرتے رہے، ناچیز سے بھی گہری وابستگی اور دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔

۱۴ مارچ: مولانا مغفور اللہ صاحب ہزاروی مدرس دارالعلوم حقانیہ سفر حج سے واپس دارالعلوم تشریف لائے

مولانا شیر علی شاہ کی والدہ کا انتقال

۲۹ جنوری ۱۹۷۹ء بمطابق ۱۳۹۹ھ: مولانا شیر علی شاہ صاحب سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ حال مقیم مدینہ منورہ کی والدہ مرحومہ کا انتقال ہو گیا رحمہا اللہ وارضاہا۔

قومی کمیٹی برائے مدارس کی رکنیت اور کمیٹی کے ارکان کا دارالعلوم کا دورہ

قومی کمیٹی برائے دینی مدارس جسے صدر پاکستان نے مدارس عربیہ کے نظام ونصاب وغیرہ امور کے بارہ میں رپورٹ دینے کیلئے نامزد کیا ہے۔ احقر کو بھی اس کمیٹی کی رکنیت کیلئے نامزد کیا گیا ہے۔

قومی کمیٹی برائے مدارس کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا سیکرٹری جناب محمد یوسف گورایا صاحب، جناب حافظ نذر احمد صاحب مرتب جائزہ مدارس اور جناب مولانا محمد ادریس میرٹھی کراچی رکن کمیٹی پشاور کے اجلاس سے واپسی پر دارالعلوم کے معائنہ اور احقر سے تبادلہ خیال کے لئے دارالعلوم تشریف لائے مگر میرے سفر کی وجہ سے اُن سے ملاقات نہ ہو سکی۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی سیمنار کی دعوت

دارالعلوم دیوبند کی جمعیۃ الثقافۃ القاسمیہ دیوبند اواخر اپریل ۱۹۷۹ء میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مدظلہ کی نگرانی وسرپرستی میں حضرت حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے علوم وافکار اور شخصیت وکردار پر ایک سیمنار منعقد کر رہی ہے اس سیمنار کیلئے جمعیۃ نے مجھے بھی دعوت دی ہے کہ "حضرت نانوتوی رحمہ اللہ" بحیثیت استاد حدیث کے عنوان پر مقالہ پڑھیں۔ اگر عوارض وموانع نہ ہوئے اور ویزا وغیرہ مرحلہ بھی طے ہو سکا تو ان شاء اللہ اس سیمنار میں شرکت کروں گا۔

قومی کمیٹی میں مدارس کی بھرپور ترجمانی

۲۵ مارچ ۷۹ء: صدر پاکستان کی نامزد کردہ قومی کمیٹی برائے مدارس عربیہ کے اجلاس میں شمولیت کیلئے

روانہ ہوا۔ ۲۶ مارچ شام کو کراچی پہنچ کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضری دی۔ ۲۷ مارچ کی صبح کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے کراچی سے بذریعہ کار حیدرآباد گیا جہاں حیدرآباد یونیورسٹی میں دو دن کمیٹی کے اجلاس ہوتے رہے ابتدائی نشست میں وفاقی وزیر مذہبی امور نے بھی شرکت کی۔ یہ قومی کمیٹی کے اجلاسوں میں میری پہلی شمولیت تھی اور الحمدللہ نصاب درس نظامی کے سلسلہ میں بھرپور ترجمانی کی اور گرمجوشی سے معرکہ میں حصہ لیا اب کمیٹی کی منتخب کردہ ذیلی کمیٹی برائے نظر ثانی نصاب مروجہ عصری کا اجلاس ۱۷۔۱۸ اپریل کو اسلام آباد میں ہوگا۔ اس ذیلی کمیٹی میں میرا نام بھی شامل ہے اور ان شاءاللہ نصاب مدارس عربیہ کے افادیت کے سلسلہ میں بھرپور وکالت کروں گا۔ حیدرآباد کے اجلاس کے بعد ہفتہ عشرہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں کراچی رہا اور ۱۹ اپریل کو واپسی ہوئی۔

۳۱ مارچ: بمطابق ۲ جمادی الآخر کو دارالعلوم کے ششماہی تحریری اور تقریری امتحانات شروع ہوئے جو ہفتہ بھر جاری رہے۔

مؤرخ دارالعلوم دیوبند کی وفات

دارالعلوم دیوبند اور دیوبند قصبہ کے مشہور تاریخ نگار جناب سید محبوب رضوی کا دیوبند میں اچانک انتقال ہوا۔ یہ اطلاع میرے نام مولانا بدرالحسن قاسمی مدیر الداعی کے خط سے ہوئی احقر نے ایک خط کے ذریعہ دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

شیخ الحدیث مدظلہ کی کراچی سے واپسی

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جو آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں گذشتہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء سے کراچی کے جناح ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ بحمداللہ ۳ مئی کو شام سوا چار بجے کراچی سے بذریعہ طیارہ پہنچے۔ کراچی ایئرپورٹ پر خصوصی خدام و متعلقین نے انہیں الوداع کہا۔ آنکھوں کے زخم شوگر کی وجہ سے مندمل نہیں ہورہے تھے۔ اس لئے آپ کے قیام کراچی کا وقفہ بہت طویل ہوگیا۔ اس وقت بھی اتنا آفاقہ نہیں ہوا جس کی توقع تھی کراچی کے قیام کے دوران ہسپتال کے عملہ انتظامیہ اور حضرت کے خصوصی معالج جناب ڈاکٹر پروفیسر ایچ کرمانی صاحب کے علاوہ ڈاکٹر پروفیسر شفقت صاحب، ڈاکٹر عبید رضا صاحب، ڈاکٹر زہرہ صمد صاحبہ اور جناب ڈاکٹر سرجن رحمان صاحب، ڈاکٹر عبدالصمد صاحب اور بہت سے دیگر حضرات نے جس خلوص محبت اور دلی عقیدت کے ساتھ حضرت کے علاج و تیمارداری کو توجہ دی اس کیلئے یہ سب لوگ پورے حلقہ کے دعاؤں کے مستحق ہیں، علماء و مشائخ مدارس عربیہ کے مہتممین اساتذہ اور طلبہ اصحاب علم و دانش کے علاوہ ہر طبقہ کے لوگ حضرت کی عیادت کیلئے آتے رہے اور ہر طرح کے اخلاص

محبت کا مظاہرہ کرتے رہے جس پر یہ سب لوگ شکریہ کے مستحق ہیں، حضرت کے طویل قیام کے دوران جن حضرات نے مستقلاً بلاناغہ حضرت کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اکثر اوقات ساتھ رہے ان میں حضرت کے صاحبزادگان کے علاوہ جناب محترم ایوب مامون صاحب جنرل منیجر انٹرنیشنل لیبارٹریز کراچی، مولانا عبدالرحیم صاحب بلوچستانی فاضل حقانیہ (حالاً کوئٹہ) مولانا حسین احمد حقانی صدر تنظیم فضلائے حقانیہ کراچی، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب حیدری، جنرل سیکرٹری تنظیم فضلائے حقانیہ ادارہ فروغ عربی میرپور خاص وکیماڑی کراچی، جناب حاجی سیف الرحمٰن صاحب جہانگیرہ (ہمارے بڑے ماموں)، جناب عبدالناصر سواتی سٹوڈنٹ میڈیکل کالج، مولانا اقبال اللہ صاحب معین آباد لانڈھی کراچی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اہل اخلاص کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

قیام کراچی کے دوران حضرت شیخ الحدیث کا مختلف مدارس اور معتقدین کے ہاں تشریف لے جانا

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے کراچی واپسی سے قبل ڈاکٹروں اور عیادت کیلئے آنے والے تمام حضرات کیلئے دعائیں کیں قیام کراچی کے آخری ایام میں ڈاکٹروں کا مشورہ تھا کہ حضرت مدظلہ کو مغرب کے قریب تبدیلی آب وہوا کے لئے ہسپتال سے باہر لے جایا جائے۔ چنانچہ ان ایام میں حضرت مدظلہ دارالعلوم کراچی اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے گئے اور وہاں حضرت مفتی الاعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے مزارات پر فاتحہ خوانی فرمائی۔ اسی طرح ایک دن مغرب کے وقت مولانا حسین احمد حقانی کے ہاں سوات کالونی اور ایک دن مولانا قاری عبدالباعث حقانی خطیب جامع مسجد قادسیہ ناظم آباد کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں پر موجود حاضرین اور معتقدین سے کچھ دیر تک خطاب بھی فرمایا۔

مولانا عزیز الرحمٰن حیدری کی خواہش پر مدنی مسجد کیماڑی میں ایک دن تشریف لے گئے اور بعد از عشاء مسجد میں حاضرین کو نصائح سے نوازا ایک دن مولانا اقبال اللہ حقانی کی دعوت پر ان کے مدرسہ معین آباد لانڈھی کراچی میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت کے مخلص خادم جناب ایوب مامون صاحب بھی آپ کو مغرب کے وقت مکان پر لے گئے، شفیق الدین صاحب کے والدین کی خواہش پر ان کے ہاں بھی تشریف لے گئے۔ مولانا سلیم اللہ فاروقی مدظلہ حضرت کے زمانہ دیوبند کے خاص تلامذہ میں سے ہیں ان کی دعوت اور خواہش پر ایک دن ان کے مدرسہ جامعہ فاروقیہ میں مغرب کی نماز پڑھی اور طلبہ واساتذہ کے ایک بڑے مجمع کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

شیخ الحدیث کے عم محترم عبدالرحمٰن کی رحلت

۲۲ر اپریل ۱۹۷۹ء: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے عم محترم جناب عبدالرحمٰن کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ میں دارالعلوم کے طلبہ اور شہر و بیرون شہر کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ مرحوم جناب خلیل الرحمٰن صاحب و جناب قاری حبیب الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ حقانیہ کے والد بزرگوار تھے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طویل عرصہ کے بعد دارالعلوم میں آمد

طویل سفر اور علالت کے بعد ۲۳ ر جمادی الثانیہ کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم تشریف لائے اس موقع پر ضعف وعلالت کے باوجود طلبہ کی خواہش پر دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوئے پورا ہال اساتذہ اور طلبہ سے بھر گیا تھا اور حضرت کے زمانہ تدریس کا منظر لوٹ آیا اس موقع پر دورہ حدیث کے طلباء نے تبرکاً ترمذی شریف کے ابتدائی اور آخری چند ابواب کی تلاوت کی اور سماعاً شرف تلمذ حاصل کیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اس موقع پر مختصر خطاب بھی فرمایا حضرت کے افاقہ کی قدرے صحت اور دارالعلوم آمد کی خوشی میں مولوی محمد ادریس ایم اے شیر گڑھ اور مولوی فضل عظیم دیری شرکاء دورۂ حدیث نے حضرت کی خدمت میں پشتو اور عربی سپاسنامے پیش کئے۔ آپ کی دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

سفر کوئٹہ کی تفصیلات شفیق فاروقی مرحوم کے قلم سے

جناب مولانا سمیع الحق صاحب جو قومی کمیٹی برائے اصلاح مدارس عربیہ کے رکن ہیں ۲۲ر اپریل کو قومی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے بذریعہ طیارہ کوئٹہ پہنچے اور ۲۳۔۲۴ر اپریل کو بلوچستان یونیورسٹی کے کمیٹی روم میں کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی اور مدارس کے تحفظ آزادی اور علمی معیار کے دفاع کے سلسلہ میں اپنا نقطہ نظر پیش کرتے رہے۔ اس دوران کمشنر بلوچستان، جناب وائس چانسلر بلوچستان یونیورسٹی جناب چیف سیکرٹری بلوچستان اور بورڈ آف ریونیو وغیرہ کی طرف سے قومی کمیٹی کے ارکان کے اعزاز میں دئے گئے استقبالیہ تقریبات میں بھی شرکت کی۔ بلوچستان کے چپہ چپہ قریہ قریہ میں دارالعلوم کے مستفدین علماء اور فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی ایک بڑی جماعت دین اور دینی علوم کی خدمت اور اشاعت میں مصروف ہے۔

مولانا کی تشریف آوری کی جہاں جہاں اطلاع پہنچی فضلاء کرام دارالعلوم پہنچنے لگ گئے اور مولانا نے کمیٹی کی مصروفیات کے علاوہ ان دو تین دنوں میں فضلاء جامعہ حقانیہ کے قائم کردہ مدارس عربیہ، اداروں اور کوئٹہ کے دیگر اہم مدارس کی دعوت پر مختصر وقت کیلئے قدم رنجہ فرمایا کوئٹہ کے مخیر تاجر حاجی آدم خان صاحب قندھاری بازار جو دارالعلوم کے قدیم اور نہایت مخلص فضلاء میں سے ہیں۔ دیگر فضلاء کی طرح

خلوص ومحبت میں پیش پیش رہے۔

۲۴ راپریل ہی کی شام کو ۷ بجے بعض فضلائے حقانیہ مولانا آغا محمد صاحب، مولانا نجیب اللہ صاحب، قاری محمد اسلم صاحب نے کوئٹہ ومضافات کے فضلاء کو مدعو کیا یہاں ایگل روڈ کی جامع مسجد میں ان فضلاء حقانیہ کی طرف سے ایک مختصر استقبالی تقریب ہوئی۔ مولانا قاری محمد اسلم صاحب حقانی نے وہاں موجود فضلاء کرام کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا جس میں اپنی مادر علمی کی عظمت واحترام کا بھرپور اعتراف اور خراج تحسین موجود تھا۔

جواب میں مولانا سمیع الحق صاحب نے جامع اور موثر خطاب فرمایا جس میں بلوچستان کے چپہ چپہ میں فضلاء حقانیہ کی علمی ودینی سرگرمیوں خدا کا شکر ادا کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ درحقیقت اپنے فضلاء ہی سے عبارت ہے۔ آپ میں سے ہر فرد اپنے اپنے مقام پر گویا دارالعلوم حقانیہ ہے اور ہر ایک قابل فخر، آپ کی خدمات دارالعلوم کی خدمات ہیں۔ آپ نے فضلاء حقانیہ کو دیگر عظیم علمی وتعلیمی اداروں کے فضلاء کی طرح اپنی ایک تنظیم سے وابستہ ہونے پر زور دیا اور فضلاء نے بھی دینی تعلیمی اور مسلک ومشرب کے دفاع ترویج وتحفظ، حقانی برادری کی باہمی الفت وارتباط کیلئے تنظیم فضلاء دارالعلوم حقانیہ قائم کرنے کو ضروری قرار دیا چنانچہ مجلس کے اختتام میں کوئٹہ ومضافات کی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

مولانا نور محمد صاحب حقانی، پشتون آباد نیو کوئٹہ	صدر
مولانا آغا محمد جامعہ مسجد ایگل روڈ کوئٹہ	نائب صدر
مولانا سید نجیب اللہ صاحب	سیکرٹری
مولانا قاری عبدالشکور صاحب ہنہ اوڑاک کوئٹہ	جنرل سیکرٹری
مولانا قاری محمد اسلم حقانی صاحب	ناظم نشر واشاعت
حاجی مولانا آدم خان صاحب قندھاری بازار	خزانچی

اس تقریب میں شریک جن فضلاء حقانیہ کے نام اور پتے احقر نوٹ کرسکا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ روا روی میں کچھ نام درج نہیں ہو سکے۔ جس کے لئے معذرت خواہ ہوں بہت سے فضلاء ایسے ہیں جن کو حضرت مولانا کی آمد کی اطلاع نہ مل سکی۔ یا اس تقریب کا بروقت علم نہیں ہوسکا۔

اسم گرامی	پتہ	سن فراغت
مولانا آغا محمد صاحب	خطیب جامعہ ایگل روڈ کوئٹہ	۹۰ھ

مولانا نیک محمد صاحب شیروانی	ضلع کوئٹہ بنگری لین چھاؤنی خطیب وہاں بٹ مسجد چھاؤنی	۹۰ھ
مولانا سلطان محمد شاکر صاحب	ضلع پشین بندرروڈ معرفت مولانا محمد شاہ پشین بازار	۷۰ھ
مولانا عبدالنور صاحب	ضلع پشین امام موضع گل محمد	۹۶ھ
مولانا محمد عثمان غنی (مدرس) مدرسہ جامعۃ العلوم	ہنہ وڑک کوئٹہ	۹۷ھ
مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم پشین	پشتون آباد، نوکوئٹہ	۹۷ھ
مولانا وزیر محمد صاحب مدرس مدرسہ	دارالعلوم پشتون آباد نو کوئٹہ	۹۵ھ
مولانا محمد گل صاحب	ضلع پشین تحصیل گلستان ڈاکخانہ قلعہ عبداللہ	۹۴ھ
مولانا عبداللہ صاحب ابن حاجی محمد حسن	مدرس مدرسہ جامع العلوم للعیہ ہنہ وڑک کوئٹہ	۸۹ھ
مولانا عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ جامع العلوم	للعیہ ہنہ وڑک کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا عبدالرحیم حقانی مدرس مدرسہ عربیہ	دارالعلوم قاسمیہ دیبا روڈ کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا خان محمد صاحب خطیب جامعہ مسجد	خلدرہ روڈ کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا عبدالمنان مدرس مدرسہ چمن پھاٹک	مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا عبدالاحد صاحب قند ہاری	مدرس مدرسہ مظہر العلوم خلدرہ روڈ کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا عبدالرحمٰن مہتمم	شاہ زمان روڈ مدرسہ رحمانیہ کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا شیر علی صاحب مدرس	مدرسہ جامع العلوم للعیہ ہنہ وڑک کوئٹہ	۹۴ھ
مولانا عبدالظاہر، مدرس مدرسہ مظہر العلوم	خلدرہ روڈ کوئٹہ	۹۶ھ
مولانا عبدالشکور صاحب امام ومدرس	مسجد حاجی سید محمد ہنہ وڑک کوئٹہ	۹۷ھ
مولانا نور محمد صاحب مدرس کلی شابو	مدرسہ فتح العلوم کوئٹہ	
مولانا محمد علی صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم قاسمیہ	نورک، گلستان ضلع پشین	
مولانا غلام نبی	گلستان، قلعہ لاجبر۔ ضلع پشین	
مولانا آغا محمد مہتمم دارالعلوم اسلامیہ۔ لورالائی	بلوچستان	
مولانا شیر علی صاحب شیدزئی سیدان	ضلع پشین بلوچستان	
مولانا گل محمد صاحب مدرس	مدرسہ عربیہ مرکزی تجوید القرآن، سرکی روڈ کوئٹہ	
مولانا حاجی آدم خان صاحب	تاجر قندہاری بازار کوئٹہ	
مولانا عبدالرحیم افغانی، مدرسہ قاسمیہ	اباب غلام علی روڈ دیبہ، کوئٹہ	

مولانا محمد شاہ صاحب	ایضاً	
مولانا جان محمد صاحب مدرس	مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ کوئٹہ	۹۱ھ
مولانا عبدالمنان صاحب	مدرسہ پشتون آباد نو کوئٹہ	۹۸ھ
مولانا عبدالروف، مدرس مدرسہ کوچلاک	قریہ سنزخیلہ ضلع و تحصیل کوئٹہ	۹۱ھ
مولانا فیض اللہ صاحب کفایت جنرل سٹور	پی مشن روڈ کوئٹہ	
مولانا فیصل خطیب و مدرس	ہنہ اوڑک سرغزئی کوئٹہ	
مولانا سید نجیب اللہ مہتمم	دارالعلوم ہاشمیہ سرکی روڈ کوئٹہ	
مولانا سید صفوۃ اللہ	ایضاً	
مولانا عبدالحق صاحب	شالدرہ کوئٹہ	
مولانا داؤ محمد صاحب مہتمم	مدرسہ عین العلوم میکانگی روڈ کوئٹہ	
مولانا عبدالحلیم صاحب	خوزئی درلسور تحصیل پشین	
مولانا عبدالسلام صاحب	خروٹ وزیر محمد روڈ کوئٹہ	

الحرا اکیڈمی کی طرف سے ایک علمی فقہی شاہکار

آداب الافتاء والقضا

تصنیف: مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی (استاذ حدیث جامعہ حقانیہ پشاور)

رابطہ نمبر: 0301-8811220

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی ۷۰ سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ منظر عام پر

حقانیہ ڈائری صفحات ۱۳۰ (فور کلر)

☆ اساتذہ و مشائخ دارالعلوم حقانیہ کے حالات وخدمات

☆ حواشی میں اساتذہ کے اردو، عربی ملفوظات

☆ جامعہ کے قدیم وجدید رنگین تصویری جھلکیاں

رعایتی قیمت: =/200 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

برائے رابطہ: مولانا حزب اللہ جان حقانی 0302-5959858